احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

CPL 61

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 18- مئی 2000ء - 13 صفر المظفر 1421 ہجری - 18 ہجرت 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 111

قناعت کا طریق

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس شخص کو دیکھو جو تم سے کم وسائل رکھتا ہے۔ اس کو مت دیکھو جو تم سے بہتر حالت میں ہے۔ یہ طریق زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس طرح تم خدا کی نعمتوں کی تحقیر نہیں کرو گے۔

(صحیح مسلم کتاب الزھد۔ حدیث 5264)

جلسہ سالانہ ہالینڈ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب 22- اپریل 2000ء

سوچ سمجھ کر یقین سے کہیں کہ اللہ یہاں بھی اور وہاں بھی ہمارا رب ہے

جو استقامت سے ایمان پر قائم ہوتے ہیں ان پر فرشتے اترتے ہیں۔ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی

قبولیت دعا کا گر یہ ہے کہ اپنے لئے ہی نہیں دوسروں کے لئے بھی دعا مانگیں

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

ہالینڈ- 22- اپریل 2000ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ہالینڈ کے موقع پر خواتین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے فضل کے ساتھ لجنہ کا یہ اجتماع کئی پہلوؤں سے کامیاب ثابت ہوا ہے۔ اول یہ کہ لجنہ ہالینڈ کی حاضری' ناصرات کو ملا کے' کسی زمانے میں مردوں عورتوں سب کو ملا کر اس حاضری سے آدھی بھی نہیں ہوا کرتی تھی۔ اور دوسرے یہ کہ غیر ممالک سے بھی خواتین تشریف لائی ہیں ان کی تعداد 31 ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے اور پھر استقامت سے اس پر قائم ہو گئے ان پر اللہ کے فرشتے نازل ہوتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس دنیا میں بھی اور آنے والی دنیا میں بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ لجنہ اور مردوں دونوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ اس پیغام کو سمجھیں۔ مجھے پریشانی کے خطوط ملتے ہیں کہ اب ہمیں نکال دیا گیا ہے' یا نکال دیئے جائیں گے' واپس ملک بھیج دیئے جائیں گے۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ جو یہاں ہمارا رب ہے وہ وہاں بھی ہمارا رب ہے۔ ضروری بات یہ ہے کہ پورے اعتماد سے کہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ ہر جگہ ایک ہی رب ہے۔ جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔

جھوٹ بولنے سے بچیں

جو لوگ گھبراتے ہیں ان کی پریشانی بعض دفعہ شرک پر منتج ہو جاتی ہے۔ پھر انہیں جھوٹ بولنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ وہ رزق کی خاطر جھوٹ بول جاتے ہیں۔ اور اپنی عاقبت گندی کر لیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا میں نے پہلے بھی سمجھایا ہے اور اب بھی ضرورت ہے سمجھانے کی۔ ہرگز اس بات کا فکر نہ کریں۔ گندا رزق کھانے کا کیا فائدہ۔ سوچ سمجھ کر اور یقین سے کہا کریں کہ اللہ ہمارا رب ہے جب پورے خلوص سے ایسا کہیں گی تو بعض اوقات بے شک ابتلاء بھی آئیں آندھیاں اور جھکڑ بھی چلیں جو پاکیزہ کلمات کے درخت کو اکھیڑنے کی کوشش کریں تو جو کمزور ہیں وہ مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔ وہ شجر طیبہ بننے کی بجائے شجر خبیثہ بن کر دنیا میں لڑھکتے پھرتے ہیں۔ اصل بات تو آخرت کی ہے۔ یہ نہ سوچیں کہ یہ اللہ کا وعدہ ہے پورا ہو یا نہ ہو۔ اس دنیا میں پورا ہو یا اگلی دنیا میں۔ یہ بات نہیں۔ اسی دنیا میں یہ وعدہ پورا ہو گا۔ اللہ فرماتا ہے جو اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان پر فرشتے کثرت سے نازل ہوتے ہیں جو پیغام دیتے ہیں کہ ہم اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھی ہیں۔ پس جس کی دنیا کی زندگی میں فرشتے ساتھ ہوں یہ اس بات کی ضمانت ہے کہ آخرت میں بھی فرشتے اس کے ساتھ ہوں گے وہ لوگ خوش قسمت ہیں کہ ایسے فرشتوں کی آواز سنتے ہیں خواہ خوابوں میں یا کشوف میں یا الہام کے ذریعے۔ جب تک بات پوری نہ ہو۔ خدا کی طرف سے یقین نہ ہو اس وقت تک انجام بخیر کا اطمینان نہ کریں۔

استقامت پر قائم ہونے والے

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بہت سے احمدی ایسے ہیں جو استقامت پر قائم ہوئے ان پر فرشتے بھی اترتے ہیں کثرت سے لوگ لکھتے ہیں جن کی باتوں سے یقین ہوتا ہے کہ جو نازل ہوا وہ اللہ کا کلام تھا اللہ کے فضل کے ساتھ جو کلام آتا ہے اس سے مزید استقامت حاصل ہوتی ہے۔ بس آپ کو کیا فکر ہے اگر نکال دیا تو۔ اگر زبردستی نکال دینا ان کے بس کی بات ہوتی تو کوئی بات بھی تھی۔ یہ تو اللہ کے بس کی بات ہے جس کو اللہ نہ ہٹانا چاہے اسے کوئی گزند نہیں پہنچا سکتا۔ بہت سے ہیں جن کو یقین ہے کہ خدا کی مرضی کے بغیر کوئی ایک ملک سے دوسرے ملک میں نہیں بھیج سکتا۔ بعض ایسے لوگوں کی اللہ نے حیرت انگیز طور پر مدد کی ابتلاء آیا' مگر اللہ نے ان کو محفوظ رکھا۔ حکومت آخری فیصلہ کر چکی تھی کہ ان کو واپس بھجوا دینا ہے۔ پھر اللہ کی طرف سے ان کی تائید میں ایسی بات سامنے آگئی کہ یہاں یا کسی دوسرے مغربی ملک میں پناہ مل گئی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کسی صورت میں مایوس نہ ہوں۔ یہ کفر ہے۔ یہ شیطان کی صفت ہے۔ جب آپ خدا کے فضلوں سے مایوس نہیں ہوں گے تو اللہ دعا بھی قبول کرے گا۔ وہ بھی قبول کرلے گا جو ان کہی دعائیں ہیں۔ جو دل سے اٹھتی ہیں مگر ابھی لفظوں میں تبدیل نہیں ہوئی ہوتیں کہ اللہ ان کو قبول کر لیتا ہے۔

قبولیت دعا کا گُر

لیکن شرط یہ ہے کہ صرف اپنے لئے اور اپنوں کے لئے ہی دعا نہ مانگیں غیروں کے لئے بھی مانگیں کتنے لوگ فلاکت زدہ ہیں۔ مصیبتوں سے دنیا بھری پڑی ہے۔ آپ غور کریں تو آپ ہزاروں لاکھوں سے بہتر ہیں۔ زمبابوے میں کیا ہو رہا ہے۔ کسووا میں کتنے بھیانک مظالم ہوئے۔

باقی صفحہ 2 پر

سال رواں 2000ء کے معین کوائف وقف جدید

انصاراللہ

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے رواں مالی سال کے چار ماہ گزر چکے ہیں لیکن بہت سی مجالس / جماعتوں کی طرف سے نئے سال کے وعدہ جات کی ابتدائی فہرست مرکز میں موصول نہیں ہوئی۔ ایسے تمام زعماء کرام سے گذارش ہے کہ نہ صرف وعدہ جات کے اولین کام کو مکمل کریں بلکہ وعدوں کے مطابق کم از کم تدریجی وصولی یعنی کل وعدہ کا 1/3 کی وصولی کو یقینی بنائیں۔ اور اس ضمن میں اپنی اگلی ماہوار رپورٹ میں وقف جدید کے تمام درکار کوائف کو متعلقہ کالم میں ضرور درج کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام انصار کو صحت و سلامتی کے ساتھ مقبول خدمت کی تادیر توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(قائد وقف جدید۔ مجلس انصاراللہ پاکستان۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

گائنی سپیشلسٹ کی آسامی

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں گائنی سپیشلسٹ کی آسامی خالی ہے۔ ایسی خواتین ڈاکٹر جو گائنی میں کوالیفائیڈ ہوں اور خدمت خلق کا جذبہ رکھتی ہوں اپنی درخواستیں مع اسناد اور تجربہ کے سرٹیفکیٹ کے مورخہ 10- جون 2000ء تک بنام ایڈمنسٹریٹر ارسال کر دیں۔

گائنی میں پوسٹ گریجوایشن F.C.P.S کو فوقیت دی جائے گی درخواستیں امیر صاحب حلقہ / صدر صاحب محلّہ کی سفارش سے آنی چاہئیں۔ ان کو جونیر سپیشلسٹ کا گریڈ 8130-325-4880 کی ابتدائی تنخواہ ماہوار N.P.A مبلغ -/500 روپے ماہوار اور گرانی الاؤنس مبلغ -/1000 روپے ماہوار ملے گا۔

(ایڈمنسٹریٹر)

خصوصی درخواست دعا

○ احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔

بے پردہ ماؤں کی بچیاں کبھی ٹھیک نہیں رہتیں ان کے خیال سے پردہ کریں

دکھے دلوں کے لئے دعا کریں خواہ ان کا کوئی مذہب ہو یا کوئی رنگ ہو

بقیہ صفحہ 1

پوچھنا میں جو ظلم ہوئے ہیں ان پر نگاہ کریں۔ ننگے سر عورتیں، چادریں اتری ہوئیں بچوں کو سنبھالے ہوئے بھاگی جا رہی ہیں اور پھر وہ بھی دشمن کا نشانہ بن کر ہلاک ہو جاتی ہیں۔ بچوں کو ماؤں کی اور ماؤں کو بچوں کی خبر نہیں۔ ان کے لئے بھی دل کو دردمند کریں یہ دعاؤں کی قبولیت کا گر ہے۔ جہاں اپنے لئے دعا کریں وہاں دکھے ہوئے دلوں کے لئے بھی دعا کریں خواہ ان کا کوئی مذہب ہو۔ غم اور دکھ کا کوئی مذہب یا کوئی رنگ نہیں ہوتا۔ تمام انسانوں کے دکھ برابر ہیں۔ جب خدا بندوں کا غمگسار ہو جائے تو وہ سب سے بہتر غمگسار ہے۔ دنیا کے غم تو لوگوں کو پاگل کر دیتے ہیں۔ جوان بچے فوت ہو جاتے ہیں حادثات ہو جاتے ہیں۔ چین نہیں آتا۔ ان کو سوچنا چاہئے کہ ایسی بھی عورتیں ہیں جن کا سب کچھ جاتا رہا۔ خاوند بھائی بچے سب چلے گئے۔ آنحضرت ﷺ نے اس موقع کے لئے نصیحت فرمائی ہے کہ اپنے سے نیچے نگاہ کرو۔ اس سے صبر کی توفیق ملے گی۔ اگر اپنے سے اوپر نگاہ کرو گے تو حسد یا رشک کا شکار ہو گے مگر ہاتھ کچھ نہ آئے گا۔ لاکھوں لوگ تو فاقوں کا شکار ہیں۔ بے شمار عورتیں اپنی آنکھوں کے سامنے اپنے بچوں کو بھوکا مرتے دیکھتی ہیں۔ اپنے ہاتھ سے دفناتی ہیں۔ ان پر بھی نظر رکھ کر ربنا اللہ کہو۔ پھر رب سے شکوہ کیسا جب کہہ دیا کہ

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو

یہ دل کی آواز ہے جو ہر مومن کے دل سے اٹھنی چاہئے۔ اسی میں نجات ہے۔ اور کسی میں نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا بہت سے غم زدہ لوگ میرے پاس آتے ہیں یوں لگتا ہے کہ ان کا غم ٹل سکتا ہی نہیں۔ جب میں پیار اور محبت سے ان کو بتاتا ہوں کہ دنیا چند روزہ ہے۔ یہ ساری باتیں خواب بن جائیں گی۔ آخرت کا جو گھر ہے وہ ہے جہاں مستقل قیام ہے۔ اس کا بھی فکر کریں ان آیات میں بھی بتایا گیا ہے کہ آخرت میں بھی فرشتے ساتھ ہوں گے۔ آخرت بھی سنور جائے گی۔

بہادر احمدی بنیں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا امید ہے کہ آپ اللہ کے فضلوں پر توکل کرنے والی بہادر احمدی عورتیں بنیں گی۔ بزدل مردوں اور عورتوں کی ہمیں ضرورت نہیں خدا کی راہ میں بہادر بننا بڑی بات ہے۔ آنحضرت ﷺ کی جو دعائیں میں نے آپ کو خطبہ میں بتائی ہیں ان میں آنحضرت ﷺ نے بزدلی سے پناہ مانگی ہے آپ بھی بہادر بنیں۔ دنیا تو چند روزہ ہے اور پھر اس سے بھاگ کر آپ کہاں جائیں گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا پہلے بھی میں نے یہ مثال بیان کی ہے۔ مگر یہ مثال ایسی ہے کہ پھر بیان کرنے کے لائق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے کشمیر کے ایک ایسے درویش سادھو کا ذکر کیا جو فقر و فاقہ میں مبتلا تھا۔ ہر وقت سر جھکائے بیٹھا ہوتا تھا۔ غم کے سوا اس کے پاس کچھ نہ تھا۔ لنگوٹی پہنے فکروں کے پہاڑ تلے سر دیئے بیٹھا رہتا تھا۔ ایک دن دیکھا کہ وہ خوشیوں سے اچھل رہا ہے۔ چھلانگیں مار رہا ہے۔ حضرت خلیفہ اول نے پوچھا بابا! ایک ہی لنگوٹی ہے وہی فاقے ہیں۔ اب تمہیں کیا خزانہ مل گیا ہے کہ اس قدر چھلانگیں لگا رہے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ جس کی ساری امیدیں پوری ہو جائیں وہ کیوں نہ خوشی سے اترائے؟ حضرت خلیفہ اول نے پوچھا آپ کی ساری امنگیں کس طرح پوری ہو گئیں۔ اس نے جواب دیا جس کی امنگ ہی کوئی نہ رہے تو ساری پوری ہو گئیں۔

حضور نے فرمایا یہ قناعت کا طریقہ ہے۔ بلند امنگیں چھوڑ کر قناعت اختیار کریں۔ جو خدا نے دیا ہے اس پر راضی رہیں۔ اس بات کا مرکزی نکتہ یہ ہے کہ زیادہ کی خاطر راضی نہ ہوں۔ کم سے کم پر راضی رہیں کہ دوسروں سے بہتر ہیں۔ پھر اس فقیر کی طرح اچھلیں۔ غالب نے کہا۔

گر تجھ کو ہے یقین اجابت دعا نہ مانگ
یعنی بغیر یک دل بے مدعا نہ مانگ

امید ہے کہ لجنہ ہالینڈ اور دوسری لجنات اور مرد جو اس خطاب کو سن رہے ہیں اس بات کو پلے باندھ لیں گے اور نہیں چھوڑیں گے۔ استقامت یہی ہے کہ جو نیکی ہاتھ آ جائے اس کو نہیں چھوڑنا۔ عروۃ الوثقیٰ والا ہاتھ ڈالتا ہے کہ جس کو ہاتھ پڑ جائے نہ چھوڑو۔ امید ہے کہ آپ اس نصیحت کو پلے باندھیں گے اور امید ہے کہ اس کے نتیجے میں اللہ بے انتہا جزا آپ کو عطا کرے گا۔

پردے کے بارے میں تلقین

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا مجھے بعض ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بعض خواتین جو باہر سے آئی ہیں وہ پردے کا بالکل لحاظ نہیں کر رہیں۔ کوٹ پتلون پہن کر مٹک مٹک کر چلتی ہیں۔ حیا کا کوئی سوال ہی نہیں۔ آنکھوں کا پانی مر گیا ہے۔ سوچتی ہیں کہ چند دن کی زندگی میں سب کچھ حاصل کر لیں گی۔ اور سنا ہے کہ نام میرا لیتی ہیں حضور نے فرمایا یہ جھوٹا الزام ہے۔ میں نے ہرگز یہ نہیں کہا۔ زیادہ سے زیادہ میں نے یہ کہا ہو گا کہ وہ مقامی عورتیں جو غیر ملکوں میں احمدی ہوئی ہیں اگر وہ اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھیں کہ ان کے اعضاء ننگے نہ ہوں تو سر دست یہی ان کے لئے بڑا پردہ ہے۔ آخر کار وہ بہت بہتر پردہ کرنے لگ جاتی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا اپنی عصمت کی حفاظت کریں۔ اپنی بچیوں کا خیال کریں۔ وہ مائیں جو بے پردہ آوارہ پھرتی ہیں ان کی بچیاں کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتیں۔ اللہ کے فضل سے ہماری ینگ لجنہ کو اپنے آپ کو ڈھانپنے کا اور عصمت کی حفاظت کا بہت خیال ہے۔ آپ کو نصیحت ہے کہ اپنی معصوم بچیوں کی خاطر صبر کریں۔ آپ کا زمانہ تو گزر چکا ہے۔ اب آپ نے دکھاوا کر کے کیا حاصل کرنا ہے۔ آپ کا خیال ہے کہ آپ بہت خوبصورت بن کے دنیا کو اپنی طرف کھینچ رہی ہیں۔ دنیا کو تو بہت ننگے وجود مل جاتے ہیں آپ کی ان کو کیا ضرورت ہے۔ یہ آپ کا وہم ہے اس سے آپ کو کچھ بھی حاصل نہ ہو گا جب دنیا سے جانے کا وقت آئے گا تو پھر کہیں گی کہ

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

مرتے وقت یہی بات ہے جو قرآن نے بیان کی ہے۔ وہ وقت آتا ہے کہ جب کوئی واپسی کا رستہ نہ ہو گا۔ پھر انجام سامنے آ جاتا ہے۔ حساب کا وقت آ جاتا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ آپ کا حساب آسان کر دے۔ بے حساب بخش دے تو وہ مالک ہے۔ حساب کرتا ہے تو آسان حساب کر دے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا امید ہے کہ آپ میرے خطاب کو توجہ سے دل کی گہرائیوں سے سنیں گی اور اس پر عمل کریں گی۔ امید ہے کہ مجھے ہالینڈ کی جماعت سے آئندہ تکلیف دہ شکایتیں نہیں ملیں گی۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔

غزل

اک خواب ہے اور مستقل ہے
وہ شخص نہیں وہ میرا دل ہے

وہ رنگ ہے، نور ہے کہ خوشبو
دیکھو تو وہ کسقدر سجل ہے

اے میرے بدن خبر ہے تجھ کو
تجھ سے مری روح متصل ہے

جلتا تھا وہ اک چراغ تنہا
اب اس کا ظہور دل بہ دل ہے

کیا دل کو بہار دے گیا ہے
وہ زخم جو آج مندمل ہے

اک عالمِ وصل میں مسلسل
زندہ ہے وہ دل جو منفعل ہے

عبیداللہ علیم

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

امین بننا ایک نازک امر ہے جب تک انسان تمام پہلو بجا نہ لائے

امانت کے متعلق حضرت مسیح موعود کے پاکیزہ ارشادات

مرتب۔ عبدالستار خان صاحب

دو قسم کا حُسن۔ جسمانی و روحانی

انسان کی پیدائش میں دو قسم کے حسن ہیں۔ ایک حسن معاملہ اور وہ یہ کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور عہد کے ادا کرنے میں یہ رعایت رکھے کہ کوئی امر حتی الوسع ان کے متعلق فوت نہ ہو۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کے کلام میں راعون کا لفظ اسی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ایسا ہی لازم ہے کہ انسان مخلوق کی امانتوں اور عہد کی نسبت بھی یہی لحاظ رکھے یعنی حقوق اللہ اور حقوق عباد میں تقویٰ سے کام لے۔ یہ حسن معاملہ ہے۔ یا یوں کہو کہ روحانی خوبصورتی ہے جو درجہ پنجم وجود روحانی میں نمایاں ہوتی ہے۔ مگر ہنوز پورے طور پر چمکتی نہیں اور وجود روحانی کے درجہ ششم میں بوجہ کامل ہونے پیدائش اور روح کے داخل ہو جانے کے یہ خوبصورتی اپنی تمام آب و تاب دکھلا دیتی ہے۔ اور یاد رہے کہ مرتبہ ششم وجود روحانی میں روح سے مراد وہ محبت ذاتیہ الٰہیہ ہے جو انسان کی محبت ذاتیہ پر ایک شعلہ کی طرح پڑتی اور تمام اندرونی تاریکی دور کرتی اور روحانی زندگی بخشتی ہے اور اس کے لوازم میں سے روح القدس کی تائید بھی کامل طور پر ہے۔

دوسرا حسن انسان کی پیدائش میں حسن بُشرہ ہے۔ اور یہ دونوں حسن اگرچہ روحانی اور جسمانی پیدائش درجہ پنجم میں نمودار ہو جاتے ہیں لیکن آب و تاب ان کی فیضان روح کے بعد ظاہر ہوتی ہے اور جیسا کہ جسمانی وجود کی روح جسمانی قالب تیار ہونے کے بعد جسم میں داخل ہوتی ہے ایسا ہی روحانی وجود کی روح روحانی قالب تیار ہونے کے بعد انسان کے روحانی وجود میں داخل ہوتی ہے۔ یعنی اس وقت جبکہ انسان شریعت کا تمام جُوا اپنی گردن پر لے لیتا ہے اور مشقت اور مجاہدہ کے ساتھ تمام حدود الٰہیہ کے قبول کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے اور ورزش شریعت اور بجا آوری احکام کتاب اللہ سے اس لائق ہو جاتا ہے کہ خدا کی روحانیت اس کی طرف توجہ فرماوے اور سب سے زیادہ یہ کہ اپنی محبت ذاتیہ سے اپنے تئیں خدا تعالیٰ کی محبت ذاتیہ کا مستحق ٹھہرا لیتا ہے جو برف کی طرح سفید اور شہد کی طرح شیریں ہے۔ اور جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں وجود روحانی خشوع کی حالت سے شروع ہوتا ہے اور روحانی نشوونما کے چھٹے مرتبہ پر یعنی اس مرتبہ پر کہ جبکہ روحانی قالب کے کامل ہونے کے بعد محبت ذاتیہ الٰہیہ کا شعلہ انسان کے دل پر ایک روح کی طرح پڑتا ہے اور دائمی حضور کی حالت اس کو بخش دیتا ہے کمال کو پہنچتا ہے اور تبھی روحانی حسن اپنا پورا جلوہ دکھاتا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 ص 218)

روحانی حُسن

یہ حسن جو روحانی حسن ہے جس کو حسن معاملہ کے ساتھ موسوم کر سکتے ہیں یہ وہ حسن ہے جو اپنی قوی کششوں کے ساتھ حسن بشرہ سے بہت بڑھ کر ہے۔ کیونکہ حسن بشرہ صرف ایک یا دو شخص کے فانی عشق کا موجب ہوگا۔ جو جلد زوال پذیر ہو جائے گا اور اس کی کشش نہایت کمزور ہوگی۔ لیکن وہ روحانی حسن جس کو حسن معاملہ سے موسوم کیا گیا ہے وہ اپنی کششوں میں ایسا سخت اور زبردست ہے کہ ایک دنیا کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور زمین و آسمان کا ذرہ ذرہ اس کی طرف کھنچا جاتا ہے اور قبولیت دعا کی بھی درحقیقت فلاسفی یہی ہے کہ جب ایسا روحانی حسن والا انسان جس میں محبت الٰہیہ کی روح داخل ہو جاتی ہے جب کسی غیر ممکن اور نہایت مشکل امر کے لئے دعا کرتا ہے اور اس دعا پر پورا پورا زور دیتا ہے تو چونکہ وہ اپنی ذات میں حسن روحانی رکھتا ہے اس لئے خدا تعالیٰ کے امر اور اذن سے اس عالم کا ذرہ ذرہ اس کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ پس ایسے اسباب جمع ہو جاتے ہیں جو اس کی کامیابی کے لئے کافی ہوں۔ تجربہ اور خدا تعالیٰ کی پاک کتاب سے ثابت ہے کہ دنیا کے ہر ایک ذرہ کو طبعاً ایسے شخص کے ساتھ ایک عشق ہوتا ہے اور اس کی دعائیں ان تمام ذرات کو ایسا اپنی طرف کھینچتی ہیں جیسا کہ آہن رُبا لوہے کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ پس غیر معمولی باتیں جن کا ذکر کسی علم طبعی اور فلسفہ میں نہیں اس کشش کے باعث ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اور وہ کشش طبعی ہوتی ہے۔ جب سے کہ صانع مطلق نے عالم اجسام کو ذرات سے ترکیب دی ہے ہر ایک ذرے میں وہ کشش رکھی ہے اور ہر ایک ذرہ روحانی حسن کا عاشق صادق ہے اور ایسا ہی ہر ایک سعید روح بھی۔ کیونکہ وہ حسن تجلی گاہ حق ہے۔

(براہین احمدیہ۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 219)

امانت سے مراد عشق و محبتِ الٰہی اور جمیع نعماء روحانی جسمانی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ہم نے اپنی امانت کو جس سے مراد عشق محبت الٰہی اور مورد ابتلاء ہو کر پھر پوری اطاعت کرنا ہے۔ آسمان کے تمام فرشتوں اور زمین کی تمام مخلوقات اور پہاڑوں پر پیش کیا جو بظاہر قوی ہیکل چیزیں تھیں۔ سو ان سب چیزوں نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس کی عظمت کو دیکھ کر ڈر گئیں مگر انسان نے اس کو اٹھا لیا کیونکہ انسان میں یہ دو خوبیاں تھیں۔ ایک یہ کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے نفس پر ظلم کر سکتا تھا دوسری یہ خوبی کہ وہ خدائے تعالیٰ کی محبت میں اس درجہ تک پہنچ سکتا تھا جو غیر اللہ کو بکلی فراموش کر دے۔

(توضیح مرام روحانی خزائن جلد 3 ص 75)

پھر فرمایا۔

امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء، روحانی و جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 ص 161)

امانت اور صفتِ ظلومیّت

ظلومیّت.... ایک نہایت قابل تعریف جوہر انسان میں ہے جو فرشتوں کو بھی نہیں دیا گیا اور اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ جلّ شانہ فرماتا ہے (۔) انسان میں ظلومیت اور جہولیت کی صفت تھی اس لئے اس نے اس امانت کو اٹھا لیا جس کو وہی شخص اٹھا سکتا ہے جس میں اپنے نفس کی مخالفت اور اپنے نفس پر سختی کرنے کی صفت ہو۔ غرض یہ صفت ظلومیت انسان کے مراتب سلوک کا ایک مرکّب اور اس کے مقامات قرب کے لئے ایک عظیم الشان ذریعہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو بوجہ مجاہدات شاقہ کے اوائل حال میں نار جہنم کی شکل پر تجلی کرتا ہے لیکن آخر نعماء جنت تک پہنچا دیتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 142)

صفتِ ظلومیّت مقامِ مدح میں ہے

ظلومیت کی صفت جو مومن میں ہے یہی اس کو خدا تعالیٰ کا پیارا بنا دیتی ہے اور اسی کی برکت سے مومن بڑے بڑے مراحل سلوک کے طے کرتا اور ناقابل برداشت تلخیاں اور طرح طرح کے دوزخوں کے جلن اور حرقت اپنے لئے بخوشی خاطر قبول کر لیتا ہے یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے جس جگہ انسان کی اعلیٰ درجہ کی مدح بیان کی ہے اور اس کو فرشتوں پر بھی ترجیح دی ہے اس مقام پر اس کی یہی فضیلت پیش کی ہے کہ وہ ظلوم اور جہول ہے (۔) اس امانت کو جو ربوبیت کا کامل ابتلاء ہے جس کو فقط عبودیت کاملہ اٹھا سکتی ہے انسان نے اٹھا لیا کیونکہ وہ ظلوم اور جہول تھا یعنی خدا تعالیٰ کے لئے اپنے نفس پر سختی کر سکتا تھا اور غیر اللہ سے اس قدر دور ہو سکتا تھا کہ اس کی صورت علمی سے بھی اس کا ذہن خالی ہو جاتا تھا۔ واضح ہو کہ ہم سخت غلطی کریں گے اگر اس جگہ ظلوم کے لفظ سے کافر اور سرکش اور مشرک اور عدل کو چھوڑنے والا مراد لیں گے کیونکہ یہ ظلوم جہول کا لفظ اس جگہ اللہ جلّ شانہ' نے انسان کے لئے مقام مدح میں استعمال کیا ہے نہ مقام ذم میں۔ اور اگر نعوذ باللہ یہ مقام ذم میں ہو تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ سب سے بدتر انسان ہی تھا جس نے خدا تعالیٰ کی پاک امانت کو اپنے سر پر اٹھا لیا اور اس کے حکم کو مان لیا بلکہ نعوذ باللہ یوں کہنا پڑے گا کہ سب سے زیادہ ظالم اور جاہل انبیاء اور رسول تھے جنہوں نے سب سے پہلے اس امانت کو اٹھا لیا حالانکہ اللہ جلّ شانہ' آپ فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا ہے پھر وہ سب سے بدتر کیونکر ہوا اور انبیاء کو سید العادلین قرار دیا ہے پھر وہ ظلوم و جہول دوسرے معنوں کی رو سے کیونکر کہلاویں ماسوا اس کے ایسا خیال کرنے میں خدا تعالیٰ پر بھی اعتراض لازم آتا ہے کہ اس کی امانت جو وہ دینی چاہتا تھا وہ کوئی خیر اور صلاحیت اور برکت کی چیز نہیں تھی بلکہ شر اور فساد کی چیز تھی کہ شریر اور ظالم نے اس کو قبول کیا اور نیکوں نے اس کو قبول نہ کیا مگر کیا خدا تعالیٰ کی نسبت یہ بدظنی کرنا جائز ہے کہ جو چیز اس کے چشمہ سے نکلے اور جس کا نام وہ اپنی امانت رکھے جو پھر اسی کی طرف رد ہونے کے لائق ہے وہ درحقیقت نعوذ باللہ خراب اور پلید چیز ہو جس کو بجز ایسے ظلوم کے جو درحقیقت سرکش اور نافرمان اور نعمت عدل سے بکلی بے نصیب ہے کوئی دوسرا قبول نہ کر سکے۔ افسوس کہ ایسے مکروہ خیالوں والے کچھ بھی خدا تعالیٰ کی عظمت نگہ نہیں رکھتے۔ وہ یہ بھی نہیں سوچتے کہ امانت اگر سراسر خیر ہے تو پھر اس کا قبول کر لینا ظلم میں کیوں داخل ہے اور اگر امانت خود شر اور فساد کی چیز ہے تو پھر وہ خدا تعالیٰ کی طرف کیوں منسوب کی جاتی ہے۔ کیا خدا تعالیٰ نعوذ باللہ فساد کا مبداء ہے اور کیا جو چیز اس کے پاک چشمہ سے نکلتی ہے اس کا نام فساد اور شر رکھنا چاہئے؟ ظلمت ظلمت کی طرف جاتی ہے اور نور نور کی طرف۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 157)

نورِ امانت انسانِ کامل کو دیا گیا

سو امانت نور تھی۔ اور انسان ظلوم جہول بھی ان معنوں کر کے جو ہم بیان کر چکے ہیں ایک نور ہے اس لئے نور نے نور کو قبول کر لیا۔ وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا' نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا' آفتاب میں بھی نہیں تھا' وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان

لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 160)

اول المسلمین

غور سے دیکھنا چاہئے کہ جس حالت میں اللہ جلّ شانہ آنحضرت ﷺ کا نام اول المسلمین رکھتا ہے اور تمام مطیعوں اور فرمانبرداروں کا سردار ٹھہراتا ہے اور سب سے پہلے امانت کو واپس دینے والا آنحضرت ﷺ کو قرار دیتا ہے تو پھر کیا بعد اس کے کسی قرآن کریم کے ماننے والے کو گنجائش ہے کہ آنحضرت ﷺ کی شان اعلیٰ میں کسی طرح جرح کر سکے۔ خدا تعالیٰ نے آیت موصوفہ بالا میں اسلام کے لئے کئی مراتب رکھ کر سب مدارج سے اعلیٰ درجہ وہی ٹھہرایا ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت کو عنایت فرمایا۔

پھر بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ اللہ جلّ شانہ اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ ان کو کہہ دے کہ میری راہ جو ہے وہی راہ سیدھی ہے سو تم اس کی پیروی کرو اور اور راہوں پر مت چلو کہ وہ تمہیں خدا تعالیٰ سے دور ڈال دیں گی۔ ان کو کہہ دے اگر تم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میرے پیچھے پیچھے چلنا اختیار کرو یعنی میرے طریق پر جو اسلام کی اعلیٰ حقیقت ہے قدم مارو تب خدا تعالیٰ تم سے بھی پیار کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ ان کو کہہ دے کہ میری راہ یہ ہے کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ اپنا تمام وجود خدا تعالیٰ کو سونپ دوں اور اپنے تئیں رب العالمین کے لئے خالص کر لوں یعنی اس میں فنا ہو کر جیسا کہ وہ رب العالمین ہے میں خادم العالمین بنوں اور ہمہ تن اسی کا اور اسی کی راہ کا ہو جاؤں۔ سو میں نے اپنا تمام وجود اور جو کچھ میرا تھا خدا تعالیٰ کا کر دیا ہے اب کچھ بھی میرا نہیں جو کچھ میرا ہے وہ سب اس کا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 165-163)

ظلوم و جہول کے معنے

اور یہ وسوسہ کہ ایسے معنے آیت ظلوم و جہول کے کس نے متقدمین سے کئے ہیں اور کون اہل زبان میں سے ظلم کے ایسے معنے بھی کرتا ہے۔ اس وہم کا جواب یہ ہے کہ ہمیں بعد کلام اللہ کے کسی اور سند کی ضرورت نہیں۔ کلام الٰہی کے بعض مقامات بعض کی شرح ہیں۔ پس جس حالت میں خدا تعالیٰ نے بعض متقیوں کا نام بھی ظالم رکھا ہے اور مراتب ثلاثہ تقویٰ سے پہلا مرتبہ تقویٰ کا ظلم کو ہی ٹھہرایا ہے تو اس سے ہم نے قطعی اور یقینی طور پر سمجھ لیا کہ اس ظلم کے لفظ سے وہ ظلم مراد نہیں ہے جو تقویٰ سے دور اور کفار اور مشرکین اور نافرمانوں کا شعار ہے بلکہ وہ ظلم مراد ہے جو سلوک کے ابتدائی حالات میں متقیوں کے لئے شرط محتم ہے یعنی جذبات نفسانی پر حملہ کرنا اور بشریت کی ظلمت کو اپنے نفس سے کم کرنے کے لئے کوشش کرنا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 166-165)

ظلوم و جہول کے الفاظ محل مدح میں ہیں

ہم نے اپنی امانت کو جو امانت کی طرح واپس دینی چاہئے تمام زمین و آسمان کی مخلوق پر پیش کیا پس سب نے اس امانت کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈرے کہ امانت کے لینے سے کوئی خرابی پیدا نہ ہو مگر انسان نے اس امانت کو اپنے سر پر اٹھا لیا کیونکہ وہ ظلوم اور جہول تھا۔ یہ دونوں لفظ انسان کے لئے محل مدح میں ہیں نہ محل مذمت میں اور ان کے معنی یہ ہیں کہ انسان کی فطرت میں ایک صفت تھی کہ وہ خدا کے لئے اپنے نفس پر ظلم اور سختی کر سکتا تھا اور ایسا خدا تعالیٰ کی طرف جھک سکتا تھا کہ اپنے نفس کو فراموش کر دے۔ اس لئے اس نے منظور کیا کہ اپنے تمام وجود کو امانت کی طرح پاوے اور پھر خدا کی راہ میں خرچ کر دے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 ص 239)

ماسوا اس کے اس معنے کے کرنے میں یہ عاجز منفرد نہیں۔ بڑے بڑے محقق اور فضلاء نے جو اہل زبان تھے یہی معنے کئے ہیں چنانچہ منجملہ ان کے صاحب فتوحات مکیہ ہیں جو اہل زبان بھی ہیں وہ اپنی کتاب تفسیر میں جو مصر کے چھاپہ میں چھپ کر شائع ہوئی ہے یہی معنے کرتے ہیں چنانچہ انہوں نے زیر تفسیر آیت (۔) یہی معنے لکھے ہیں کہ یہ ظلوم و جہول مقام مدح میں ہے اور اس سے مطلب یہی ہے کہ انسان مومن احکام الٰہی کی بجا آوری میں اپنے نفس پر اس طور سے ظلم کرتا ہے جو نفس کے جذبات اور خواہشوں کا مخالف ہو جاتا ہے اور اس سے اس کے جوشوں کو گھٹاتا ہے اور کم کرتا ہے اور صاحب تفسیر حسینی خواجہ محمد پارسا کی تفسیر سے نقل کرتے ہیں کہ آیت کے یہ معنی ہیں کہ انسان نے اس امانت کو اس لئے اٹھا لیا کہ وہ ظلوم تھا یعنی اس بات پر قادر تھا کہ اپنے نفس اور اس کی خواہشوں سے باہر آ جائے یعنی جذبات نفسانی کو کم بلکہ معدوم کر دیوے اور ہویت مطلقہ میں گم ہو جائے اور انسان جہول تھا اس لئے کہ اس میں یہ قوت ہے کہ غیر حق سے بکلی غافل اور نادان ہو جائے اور بقول لا الٰہ الا اللہ نفی ماسوا کی کر دیوے اور ابن جریر بھی جو رئیس المفسرین ہے اس آیت کی شرح میں لکھتا ہے کہ ظلوم اور جہول کا لفظ محل مدح میں ہے نہ ذم میں۔ غرض اکابر اور محققین جن کی آنکھوں کو خدا تعالیٰ نے نور معرفت سے منور کیا تھا وہ اکثر اسی طرف گئے ہیں کہ اس آیت کے بجز اس کے اور کوئی معنے نہیں ہو سکتے کہ انسان نے خدا تعالیٰ کی امانت کو اٹھا کر ظلوم اور جہول کا خطاب مدح کے طور پر حاصل کیا نہ ذم کے طور پر۔ چنانچہ ابن کثیر نے بھی بعض روایات اس کی تائید میں لکھی ہیں اور اگر ہم اس تمام آیت پر کہ انا عرضنا الامانۃ .... ایک نظر غور کی کریں تو یقینی طور پر معلوم ہوگا کہ وہ امانت جو فرشتوں اور زمین اور پہاڑوں اور تمام کواکب پر عرض کی گئی تھی اور انہوں نے اٹھانے سے انکار کیا تھا وہ جس وقت انسان پر عرض کی گئی تھی تو بلاشبہ سب سے اول انبیاء اور رسولوں کی روحوں پر عرض کی گئی ہوگی کیونکہ وہ انسانوں کے سردار اور انسانیت کے حقیقی مفہوم کے اول المستحقین ہیں۔ پس اگر ظلوم اور جہول کے معنے یہی مراد لئے جائیں جو کافر اور مشرک اور پکے نافرمان کو کہتے ہیں تو پھر نعوذ باللہ سب سے پہلے انبیاء کی نسبت اس نام کا اطلاق ہوگا۔ لہٰذا یہ بات نہایت روشن اور بدیہی ہے کہ ظلوم اور جہول کا لفظ اس جگہ محل مدح میں ہے اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کو مان لیا جاوے اور اس سے منہ پھیرنا موجب معصیت نہیں ہو سکتا یہ تو عین سعادت ہے تو پھر ظلوم اور جہول کے حقیقی معنے جو اَبا اور سرکشی کو مستلزم ہیں کیونکر اس مقام کے مناسب حال ہو سکتے ہیں۔ جو شخص قرآن کریم کی اسالیب کلام کو بخوبی جانتا ہے اس پر یہ پوشیدہ نہیں کہ بعض اوقات وہ کریم و رحیم جلشانہ اپنے خواص عباد کے لئے ایسا لفظ استعمال کر دیتا ہے کہ بظاہر بدنما ہوتا ہے مگر معناً نہایت محمود اور تعریف کا کلمہ ہوتا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 165)

تبصرہ

بیعت عقبہ اولیٰ تا عالمی بیعت

مصنف: مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب مربی سلسلہ

صفحات: 360

شائع کردہ: شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی نے صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر 100 کتب کی اشاعت کا منصوبہ بنایا تھا۔ زیر نظر کتاب اس سلسلے کی 59 ویں کتاب ہے۔ اس کتاب میں آنحضرت ﷺ کی بیعت عقبہ اولیٰ سے لے کر حضرت مسیح موعود کے خلفائے کرام تک کی بیعتوں کو موضوع بنا کر ان کے تقاضوں کو بیان کیا گیا ہے۔ کتاب 13 ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ ابواب اس طرح سے ہیں۔ قرآن و حدیث میں بیعت کا ذکر۔ بیعت عقبہ اولیٰ ثانیہ اور بیعت رضوان۔ نظام خلافت۔ خلافت راشدہ کا قیام۔ مجددین کی آمد سے متعلق پیشگوئی۔ نومبائعین کے لئے حضرت مسیح موعود کے زریں ارشادات۔ قدرت ثانیہ کا ظہور۔ خلافت رابعہ میں افضال الٰہی کا نیا دور۔ دین حق کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز۔ تربیت نومبائعین کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے زریں ارشادات۔ جماعت احمدیہ کا روشن مستقبل پیغام حق۔

ان عنوانات سے پتہ چلتا ہے کہ فاضل مصنف نے موضوع کا ہر پہلو سے بھرپور انداز میں احاطہ کیا ہے اور نہایت قیمتی اور ایمان افروز مواد بہت محنت اور جانکاہی سے یکجا کر دیا ہے۔ آج کے دور میں عالمی بیعت کا نظام دین حق کے ایک نئے انقلاب کی تمہید بن چکا ہے۔ ہر احمدی کے لئے عالمی بیعت کا نظارہ ایمان میں غیر معمولی ترقی کا باعث بنتا ہے۔ اس موقع پر ضروری تھا کہ بیعت کے تقاضوں اور اہمیت سے آگاہ ہوا جائے خصوصاً ان نومبائعین کو آگاہ کیا جائے جو ہر سال اب کروڑوں کی تعداد میں جماعت احمدیہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ فاضل مصنف نے وقت کی اس اہم ضرورت کو بڑے احسن رنگ میں پورا کیا ہے۔

جماعت احمدیہ میں کروڑوں کی تعداد میں نومبائعین کی آمد سے ان کی تربیت ایک اہم موضوع بن کے سامنے آئی ہے۔ اس لحاظ سے فاضل مصنف نے نومبائعین کے لئے حضرت مسیح موعود کے ارشادات اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشادات یکجا کر کے ایک اہم خدمت انجام دی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کے قلم اور علم میں برکت ڈالے۔ اللہ تعالیٰ ان کے قلم کو رواں دواں رکھے اور قبولیت عامہ سے ان کو نوازے۔ آمین

(ی۔ س۔ ش)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دعاؤں کے مستحق

افریقہ کے ایک ملک میں جماعت احمدیہ کے ایک واقف زندگی مربی اور معلم کے خط کا ایک حصہ جو انہوں نے پاکستان میں اپنے ایک عزیز کو لکھا اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ واقفین زندگی کس محنت اور جانفشانی سے انتھک خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور ہم سب کی مسلسل دعاؤں کے مستحق ہیں۔ (ایڈیٹر)

جب سے پاکستان سے آئے ہیں کافی تبدیلیاں آچکی ہیں کسی حد تک ان کی خبریں ملتی رہتی ہیں۔ بعض تو الفضل اخبار سے اور بعض خطوط وغیرہ۔ یا پھر میرا e-mail پر بھی بعض احباب سے اور گھر والوں سے رابطہ ہے۔ کسی بھی بات کی فوری اطلاع لمحوں میں مل جاتی ہے۔

الحمدللہ کہ یہاں بالکل ٹھیک خیریت سے ہیں اور جیسا بھی جتنا بھی ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کام کی توفیق دے رہا ہے۔ پڑھانا اتنا آسان نہیں ہوتا۔ کیونکہ ایک period 40 منٹ کا اور ایک دن میں کبھی 7 کبھی 6 کبھی 9 بھی پیریڈ ہوتے ہیں۔ جس دن 9 ہوتے ہیں اس دن کو مغرب کے قریب فارغ ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ سکول کی بیت الذکر کا امام بھی مجھے امیر صاحب کی طرف سے مقرر کیا گیا تھا لہٰذا نمازیں اور درس قرآن، درس حدیث اور سوال و جواب کی مجلس وغیرہ + MTA یہ سارا میرے ذمہ ہے۔ جب سکول میں چھٹیاں ہوتی ہیں تو مجھے امیر صاحب کی طرف سے بیوت الذکر پر مقدس

باقی صفحہ 6 پر

رموز کائنات

مکرم پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

جیٹ طیارے

ہوائی جہازوں میں دو قسم کے انجن استعمال ہوتے ہیں۔ 1۔ پسٹن انجن Piston engine اور جیٹ انجن Jet engine پسٹن انجن والے طیارے سامنے لگے ہوئے پنکھوں کی مدد سے چلتے ہیں۔ پنکھوں کے پر اس طرح بنے ہوتے ہیں کہ ان کا سامنے کا حصہ درمیان میں ابھرا ہوا ہوتا ہے جبکہ پچھلا حصہ بالکل چپٹا ہوتا ہے۔ سامنے کا حصہ گولائی میں ہونے کی وجہ سے اس کا کنارے سے کنارے تک کا فاصلہ پچھلے حصہ کی نسبت زیادہ ہوتا ہے لہٰذا جب پر گھومتے ہیں تو ہوا کو پر کے سامنے کے حصہ میں پچھلی طرف کے حصہ کی نسبت ایک ہی وقت میں زیادہ فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے ہوا کی رفتار سامنے زیادہ اور پیچھے کم ہوتی ہے۔ سائنس کا یہ اصول ہے کہ جس جگہ ہوا یا پانی کے چلنے یا بہنے کی رفتار تیز ہو وہاں اس کا دباؤ کم ہوتا ہے اور جہاں رفتار کم ہو وہاں دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔ اس اصول کے تحت جہاز کے پر کے پیچھے ہوا کا دباؤ سامنے کی نسبت زیادہ ہو جاتا ہے اور یہ دباؤ پر کو آگے کی طرف دھکیلتا ہے۔ اس طرح سب پنکھوں کے سب پر آگے کی طرف دھکیلے جاتے ہیں۔ اب ظاہر ہے پنکھے ہوائی جہاز کے ساتھ لگے ہوتے ہے اور جہاز کے نیچے پہیے ہوتے ہیں لہٰذا جہاز پہیوں پر چلنے لگتا ہے جوں جوں پنکھے زیادہ تیز رفتار پکڑتے ہیں ہوا کا دباؤ بڑھتا جاتا ہے اور جہاز تیز سے تیز ہوتا جاتا ہے۔ یہ تو ہے زمین پر جہاز کے دوڑنے کا اصول یہی اصول جہاز کے اڑنے کے بھی کام آتا ہے۔ جہاز کے اطراف کے بازوؤں والے پر بھی اس طرح بنے ہوتے ہیں کہ ان کا اوپر کا حصہ گولائی کی شکل اور نچلا حصہ چپٹا ہوتا ہے۔ جہاز کے دوڑنے کے نتیجہ میں جب ہوا پروں کو کاٹتی ہوئی گزرتی ہے تو اس کی رفتار پر کے اوپر کی طرف زیادہ ہونے کی وجہ سے اوپر دباؤ کم ہوتا ہے اور نیچے نسبتاً زیادہ یہ نچلے حصہ کا دباؤ پر کو اوپر کی طرف اٹھاتا ہے اور پر چونکہ جہاز کے جسم کا حصہ ہے اس لئے پروں کے ساتھ ہی سارا جہاز ہوا میں بلند ہو جاتا ہے۔ جہاز کو ہوا میں بلند ہونے اور رہنے کے لئے جہاز کا ایک خاص تیز رفتار پر اڑنا لازمی ہے تاکہ ہوا کا مطلوبہ دباؤ برقرار رہے۔

جیٹ طیارے اور راکٹ

جیٹ طیاروں کا اڑنے کا اصول پسٹن انجن یا پنکھوں والے طیاروں سے بالکل مختلف ہے جیٹ اور راکٹ دونوں کا اصول ایک ہی ہے۔ دونوں ایک طرف سے بڑی تیزی اور پریشر کے ساتھ گیس خارج کرتے ہیں جس کی وجہ سے نیوٹن کے قانون حرکت کے تحت اس کے ری ایکشن کے طور پر جہاز یا راکٹ گیس کے مخالف رخ میں حرکت کرتا ہے۔ جیٹ طیارے کا اوپر اڑنے کا اصول وہی پسٹن انجن کے طیاروں والا ہی ہے یعنی بازوؤں کے پروں کی خاص ساخت کی وجہ سے ہوا کا دباؤ نیچے سے اوپر کو اٹھاتا ہے۔ جیٹ اور راکٹ میں فرق یہ ہے کہ جیٹ انجن باہر سے آکسیجن اندر کھینچتا اور اسے ایندھن سے ملا کر جلانے سے توانائی حاصل کرتا ہے جبکہ راکٹ میں آکسیجن اندر ہی موجود ہوتی ہے۔ اس وجہ سے جیٹ طیارے فضا میں صرف اتنی بلندی تک پرواز کر سکتے ہیں جہاں انہیں مطلوبہ مقدار میں آکسیجن دستیاب رہے۔ زیادہ بلندی پر ہوا کے لطیف ہو جانے کی وجہ سے جیٹ طیارے وہاں پرواز نہیں کر سکتے۔ جبکہ راکٹ فضائی آکسیجن کا محتاج نہ ہونے کی وجہ سے اوپر خلا میں بھی جا سکتا ہے اور دوسرے سیاروں تک بھی پرواز کر سکتا ہے اور اس کی راہ میں فضا میں آکسیجن کی غیر موجودگی کوئی رکاوٹ نہیں بنتی۔

جیٹ طیارے کی توانائی

طیارے کے انجن کے سامنے کے دیو قامت منہ سے انجن ہوا کو اندر کھینچتا ہے اور اندر لگے ہوئے کمپریسر Compressor کی مدد سے ہوا کے دباؤ میں اضافہ کرتا ہے یہاں تک کہ یہ دباؤ تیس گنا تک بڑھ جاتا ہے۔ یہ شدید دباؤ والی ہوا انجن کے ایندھن والے حصہ میں داخل ہوتی ہے اور اس میں ہوا کا ایک حصہ ایندھن کے ساتھ مل کر جلتا ہے۔ پٹرول اور ہوا کے دباؤ کے ساتھ جلنے کے نتیجہ میں اس قدر توانائی اور حرارت پیدا ہوتی ہے کہ اندر پیدا ہونے والی گیسوں کا درجہ حرارت 1800 تا 2000 ڈگری سنٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے (یاد رہے سٹیل مل میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 1600 ڈگری سنٹی گریڈ ہوتا ہے) جہاز کا انجن ایسی دھاتوں کی آمیزش سے بنا ہوتا ہے کہ اس قدر شدید حرارت کو برداشت کر لیتا ہے۔ تاہم ممکنہ احتیاط کے طور پر ہوا کا وہ حصہ جو پٹرول کے ساتھ ملا نہیں تھا۔ شدید گرم گیسوں کے ساتھ ملایا جاتا ہے تاکہ حرارت میں کچھ کمی واقع ہو جائے۔ یہ گیس انتہائی شدید دباؤ اور تیزی کے ساتھ طیارے کی پچھلی جانب کو خارج ہوتی ہیں اور طیارہ ردعمل کے طور پر سامنے کی طرف پہیوں پر چلنے لگتا ہے۔

پسٹن اور جیٹ طیاروں کا فرق

پسٹن اور جیٹ طیاروں کے حرکت کرنے کے اصول تو اوپر واضح ہو گئے لیکن دونوں قسم کے طیارے توانائی حاصل کرنے کے لئے ایندھن کے محتاج ہیں تاکہ زیادہ رفتار اور طاقت سے اپنا کام کر سکیں۔ جیٹ طیارے بنیادی طور پر اپنی پیدا کی گئی توانائی کا بہت کم حصہ استعمال کرتے ہیں کیونکہ وہ گیس کی نسبتاً کم مقدار کو بہت زیادہ تیزی اور پریشر دینے کے اصول پر کام کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں غیر استعمال شدہ توانائی اور گیسیں شدید حرارت میں تبدیل ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس ایک پنکھوں والا طیارہ ہوا کی بہت زیادہ مقدار کو نسبتاً کم دباؤ پر استعمال کرتا ہے اور اس طرح اس کی پیدا کردہ توانائی بہت کم ضائع ہوتی ہے۔ لہٰذا پسٹن طیارے کم پٹرول استعمال کرنے کی وجہ سے نسبتاً سستے ہوتے ہیں۔ سائز کے اعتبار سے طیاروں پر طاقت اور حفاظت کے لئے ایک سے زیادہ انجن لگائے جاتے ہیں۔ مثلاً بوئنگ 747 سائز کے لحاظ سے سب سے بڑا جیٹ ہوائی جہاز ہے جس کی دو منزلیں ہوتی ہیں اور 500 مسافر اس میں بیٹھتے ہیں۔ اس میں چار جیٹ انجن لگے ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک 51'600 پونڈ طاقت پیدا کرتا ہے۔

جیٹ انجن کی اقسام

جیٹ طیاروں میں چار قسم کے انجن استعمال ہوتے ہیں۔ پہلی قسم ٹربوجیٹ Turbojet کہلاتی ہے۔ باقی تین اقسام اسی بنیادی قسم کی کچھ تبدیل شدہ شکلیں ہیں۔ ٹربوجیٹ کا انجن اس قدر طاقتور ہوتا ہے کہ اس میں سے نکلنے والی گیسوں کی رفتار ایک ہزار میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ ان طیاروں میں ایک خاص پرزہ لگا ہوتا ہے جسے Turburner کہا جاتا ہے جو انجن میں توانائی پیدا کرنے والی ٹربائن جہاں ایندھن جلتا ہے اور گیس خارج ہونے والی پائپ کے درمیان لگا ہوتا ہے۔ خارج ہونے والی گیسوں میں آکسیجن کی بہت بڑی مقدار ابھی موجود ہوتی ہے۔ اس آکسیجن میں مزید ایندھن ملا کر کچھ مزید توانائی پیدا کی جاتی ہے اور اس طرح 3500 پونڈ کی طاقت 5000 پونڈ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ عام طور پر ٹربوجیٹ طیارے ملٹری کے جہازوں کے طور پر استعمال کئے جاتے ہیں جہاں اچانک جہاز کی سپیڈ کو بہت تیز کرنے بہت چھوٹے رن وے سے پرواز کرنے اور عمودی طور پر اوپر کو پرواز کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے تاہم اس مقصد کے لئے بہت زیادہ ایندھن خرچ ہوتا ہے۔ دوسری قسم ہے ٹربوپراپ Turboprop جو دراصل جیٹ انجن سے ہی کام کرتا ہے لیکن اس میں پسٹن انجن کی طرح پنکھے لگے ہوتے ہیں جن کو یہ انجن گھماتے ہیں۔ پنکھوں کے گھومنے سے جہاز اڑتا ہے اور جیٹ کی طرح پیچھے سے گیس خارج ہونے کے نتیجہ میں جہاز کو مزید طاقت حاصل ہوتی ہے۔ یہ جہاز نسبتاً کم اونچائی اور کم رفتار پر اڑتے ہیں۔ یہ انجن پسٹن طیاروں کی نسبت چھوٹے اور ہلکے ہوتے ہیں لہٰذا یہ کم ایندھن استعمال کرتے ہیں اور سستے پڑتے ہیں۔ نیز اڑان بہت ہموار اور آرام دہ ہوتی ہے لیکن یہ آواز سے کم رفتار پر ہی اڑ سکتے ہیں۔ تیسری قسم ٹربوفین ہے Turbofan اس میں جیٹ انجن ایک سامنے سے بند بکس کے اندر لگے ہوئے پنکھوں کو گھماتا ہے۔ پنکھوں سے پیدا ہونے والی ہوا کا ایک حصہ انجن میں داخل ہوتا ہے جہاں ایندھن سے مل کر جلتا ہے اور جیٹ کی طرز کی توانائی پیدا کرتا ہے جبکہ باقی ہوا انجن کے اطراف سے ہوتی ہوئی پسٹن کے پنکھوں کی طرح کی توانائی پیدا کرتی ہے۔ ان دونوں توانائیوں کے ملنے سے جیٹ طیارے کی تیز رفتار حاصل ہو جاتی ہے جبکہ گیسوں کے نکلنے سے ٹربوجیٹ کی نسبت کم آواز پیدا ہوتی ہے جس سے یہ طیارہ کم آواز والا طیارہ بن جاتا ہے۔ اکثر مسافر طیارے ٹربوفین ہی ہوتے ہیں۔ چوتھی قسم کا طیارہ ریم جیٹ Ramjet کہلاتا ہے۔ اس طیارے میں کمپریسر اور ٹربائن نہیں ہوتے بلکہ طیارے کی رفتار کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ہوا کی مقدار بڑھتی جاتی ہے اور اس طرح ہوا کے پیدا ہونے والے پریشر سے طیارہ اڑتا ہے۔ لیکن اس طیارے کا آواز سے زیادہ رفتار پر اڑنا ضروری ہے تاکہ مطلوبہ ہوا کی مقدار داخل ہوتی رہے۔ یہ کم رفتار پر نہیں اڑ سکتا۔

انٹرنیٹ کے ذریعہ خوشبو اور ذائقہ

انٹرنیٹ کے ذریعہ اب خوشبو اور ذائقہ کا انتخاب بھی کیا جا سکتا ہے۔ گزشتہ ہفتہ ایک کمپنی TRISENX نے ایک ایسی مشین متعارف کروائی ہے جس میں پانی اور کیمیائی اجزاء سے ایک محلول موجود ہے اور یہ مشین کمپیوٹر کے ساتھ منسلک ہو سکتی ہے۔ اس کمپنی کے ویب پیج پر بہت بڑی تعداد میں خوشبو اور ذائقہ کے نمونے موجود ہیں جن کا انتخاب کیا جا سکتا ہے اور آپکا یہ انتخاب آپ کے کمپیوٹر کے ساتھ منسلک مشین ایک فائبر کارڈ کے اوپر پرنٹ کر دے گی جس کو آپ سونگھ اور چکھ سکتے ہیں۔ اس مشین کی قیمت 400 ڈالر ہے اور اس طریقہ کار میں خوراک اور پرفیوم سے تعلق رکھنے والی فرموں نے دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ اس قسم کا کام کچھ اور فرمز بھی کر رہی ہیں جن کی ویب سائٹس DigiScents اور AromaJet.com ہے۔ دلچسپی رکھنے والے حضرات ان ویب سائٹس کو وزٹ کریں۔

(بحوالہ Wall Street Journal, 1 May 2000)

O "سارے احمدیہ ٹیلی ویژن کا یہ مزاج ہے کوئی تکلف نہیں جو ضرورت ہے وہ پوری کرتی ہے اور بہت ہی غریبانہ طریق پر ہوتی ہے مگر ہو جاتی ہے۔ اور جہاں تک علمی فائدے کا تعلق ہے۔ یہ زیادہ مفید طریقے پر خدا تعالیٰ کے فضل سے MTA علمی خدمات سرانجام دے رہا ہے"

(خطبہ 16 دسمبر 1994ء)

منصور احمد ملک

کھیل ..... SPORTS

کھیل ایک معروفیت ہے' یا مقابلہ ہے' جسم کا' مہارت کا' برداشت کا' مضبوطی کا' ذہنی صلاحیت کا' جو مختلف قوانین کی روشنی میں ہوتا ہے۔ کھیل جسمانی و ذہنی صلاحیتوں کو ابھارتی ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ "ایک صحت مند جسم میں ہی صحت مند دماغ ہوتا ہے"۔ کھیل ہر Culture کا حصہ رہی ہے۔

ایسے کھیل جن میں گیند استعمال ہوتا ہے۔ چاہے اسے Throw کیا جائے Kick کیا جائے یا Strike کیا جائے۔ اس طرح کی کھیل کو Ball Games کہا جاتا ہے۔ یعنی جن میں گیند استعمال ہوتا ہے۔ جیسے سکواش' ٹینس' پولو' گالف' ہاکی' بیس بال' کرکٹ۔ ان سب گیموں میں گیند کو Hit کیا جاتا ہے۔ جبکہ باسکٹ بال' فٹ بال' ہینڈبال' واٹرپولو میں گیند کو Throw یا Kick کیا جاتا ہے۔ اب ہم یہاں چند Ball Games کا ذکر کریں گے۔

ہاکی HOCKEY

اس کھیل کی دو بڑی شاخیں ہیں۔

Field Hockey(i)

Ice Hockey(ii)

Field Hockey یہ گیم گیارہ گیارہ کھلاڑیوں پر مشتمل دو ٹیموں کے مابین کھیلی جاتی ہے۔ دنیا کے کئی ممالک میں کھیلی جاتی ہے۔ ان میں پاکستان' آسٹریلیا' جرمنی' ہالینڈ' انگلینڈ' سپین اور جنوبی کوریا وغیرہ شامل ہیں۔

یہ ایک Out door کھیل ہے جو grass اور مصنوعی truf پر کھیلی جاتی ہے۔ لیکن تمام انٹرنیشنل میچز truf پر ہی ہوتے ہیں۔ اسکا میدان 100 گز لمبا اور چوڑائی 55 تا 60 گز ہونی چاہئے۔ گول پوسٹ 12 فٹ چوڑے اور 7 فٹ اونچے ہوتے ہیں۔ اس کھیل میں استعمال ہونے والے گیند کا وزن 163 گرام سے زیادہ نہیں ہوتا۔ ہاکی کی لمبائی 36 انچ تک ہوتی ہے۔ یہ گیم 35'35 منٹ کے دو ہاف میں کھیلا جاتا ہے۔ ان ہاف کے درمیان 10 منٹ کا وقفہ ہوتا ہے۔

اس کھیل کی Governing Body کا نام FIH ہے جو "International Federation of Hockey" کا مخفف ہے۔ یہ فیڈریشن 1924ء میں قائم کی گئی۔ جبکہ 1927ء میں عورتوں کی ہاکی فیڈریشن قائم کی گئی تھی۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ مصری' یونانی' فارسی' رومن اور عرب اس طرح کا کھیل کھیلتے تھے۔ ہاکی کا لفظ فرنچ زبان Hoquet سے نکلا ہے۔

ہاکی پاکستان کا قومی کھیل ہے۔ پاکستان کئی بار اس کا عالمی چیمپئن رہا ہے۔

آئس ہاکی Ice Hockey

یہ انڈور اور آؤٹ ڈور کھیلی جاتی ہے۔ یہ ایک تیز کھیل ہے اور تقریباً 20 سے 30 ممالک میں کھیلی جاتی ہے۔ خاص طور پر امریکہ' یورپ اور سابق روس کی ریاستوں میں مشہور ہے۔ اس گیم کے بڑے بڑے مقابلے Indoor ہوتے ہیں۔ جبکہ اسکے میدان کو Rink کہتے ہیں۔ جو برف سے بنایا جاتا ہے۔ اس Rink کے چاروں طرف ایک دیوار سی بنائی جاتی ہے۔ جو Board کہلاتی ہے۔ اس Board کی اونچائی عام طور پر 40 سے 48 انچ ہوتی ہے۔ جبکہ Rink کی لمبائی 200 فٹ اور چوڑائی 85 فٹ ہوتی ہے۔ Rink ایک سرخ لائن سے دو مساوی حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ اس گیم میں ہر ٹیم چھ کھلاڑیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں تین پوزیشنیں ہوتی ہیں Goelie' Defence اور Forward کھیل 60 منٹ کا ہوتا ہے۔ جو 20'20 منٹ کے تین ہاف پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کھیل میں ایک گیند نما Disk استعمال ہوتی ہے۔ جسے Puck کہتے ہیں۔ جو کالے ربڑ سے تیار ہوتی ہے۔ Puck 3 انچ موٹا اور اس کا وزن 156 گرام سے 170 گرام ہونا چاہئے۔ جبکہ ہاکی ایلومینیم یا گریفائیٹ کی ہوتی ہے۔

یہ گیم 20 ویں صدی میں صحیح طور پر متعارف ہوئی۔ اور 1904ء میں اسکا پہلا باقاعدہ ٹورنامنٹ ہوا۔ جبکہ 1960ء میں اس گیم نے شہرت حاصل کرنا شروع کی۔

فٹ بال Soccer

یہ کھیل بھی 11'11 کھلاڑیوں پر مشتمل دو ٹیموں کے مابین کھیلا جاتا ہے۔ یہ دنیا کا سب سے مشہور کھیل ہے۔ جو تقریباً تمام ممالک میں کھیلا جاتا ہے۔ امریکہ میں اسے Soccer کہتے ہیں۔ Spanish Speaking ممالک میں Futbol جبکہ باقی دنیا میں Football کہتے ہیں FIFA (The Federation International of Football Association)

اس کھیل کی Governing Body ہے جو 1904ء میں قائم ہوئی۔

اس کھیل میں گراونڈ 90 میٹر سے 120 میٹر لمبا اور چوڑائی 45m-90m ہوتی ہے۔ جبکہ گول پوسٹ 24 فٹ چوڑے اور 8 فٹ اونچے ہوتے ہیں۔ یہ کھیل گول چمڑے کے گیند سے کھیلی جاتی ہے۔ گیند کی موٹائی 27 سے 28 انچ اور وزن 396g-453g ہوتا ہے۔ یہ کھیل 45-45 منٹ کے دو ہاف میں کھیلا جاتا ہے۔ اس کھیل کے پانچ بنیادی skills ہیں Passing- Dribbling- Kicking Trapping- Heading- ان میں Kicking بنیادی مہارت ہے۔ ایک اچھی Kick کی رفتار 120km/h ہوتی ہے۔ گول کیپر کو ان تمام Skills کے علاوہ Catching کی بھی پریکٹس ہونی چاہئے۔ ورلڈ کپ فٹ بال کھیلوں میں سب سے اہم Event سمجھا جاتا ہے۔ 1998ء میں فرانس میں ہونے والے ورلڈ کپ کو 1ء7 بلین افراد نے دیکھا۔ اب تک فٹ بال کے 16 ورلڈ کپ ہو چکے ہیں۔ برازیل 4 ورلڈ کپ جیت کر سرفہرست ہے۔ اٹلی اور جرمنی نے تین تین جیتے ہیں۔ یوراگوئے' ارجنٹائن نے دو دو جیتے ہیں۔ پہلا ورلڈ کپ 1930ء میں یوراگوئے میں کھیلا گیا۔ اور یوراگوئے نے ہی جیتا۔ جبکہ آخری ورلڈ کپ فرانس میں ہوا۔ اور فرانس نے ہی جیتا تھا۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ اس طرح کا کھیل چینی' مصری اور یونانی کھیلا کرتے تھے۔ مگر صحیح طور پر یہ کھیل برطانیہ میں انیسویں صدی میں شروع ہوا۔

کرکٹ CRICKET

یہ ایک out door کھیل ہے۔ جو گیند اور بیٹ کے ساتھ کھیلی جاتی ہے۔ اس میں بھی ہر ٹیم 11'11 کھلاڑیوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کھیل میں استعمال ہونے والی گیند کا وزن 156-163 گرام ہوتا ہے۔ اور یہ بیس بال کے گیند سے تھوڑی چھوٹی ہوتی ہے۔ جبکہ 'بلا' 38 انچ لمبا اور 4ء25 انچ چوڑا ہوتا ہے۔ اور گراونڈ (450x500) تا (525x550) فٹ ہوتی ہے۔ گراونڈ کے درمیان میں Pitch بنائی جاتی ہے۔ پچ کے دونوں سائڈ پر وکٹ ہوتے ہیں۔ جبکہ درمیانی فاصلہ 66ft (20m) ہوتا ہے۔ ایک وکٹ کی اونچائی 28 انچ ہوتی ہے۔ جبکہ پہلی اور تیسری وکٹ کے درمیان 9 انچ کا فاصلہ ہوتا ہے۔ وکٹوں کے اوپر Balls ہوتی ہیں جو 4 انچ سے 5ء4 انچ تک لمبی ہوتی ہیں۔

اس کھیل کی Governing Body International Cricket Council جس کا مخفف ICC ہے۔ اور 32 ممالک اس کے رکن ہیں۔ ICC کا مرکزی دفتر لندن میں واقع ہے۔ پاکستان 1992ء میں اس کا عالمی چیمپئن بنا۔ باقی کھیلوں کی طرح عورتیں اس کھیل میں بھی اپنے جوہر دکھاتی ہیں۔ عورتوں کی کرکٹ کونسل کا دفتر 1958ء میں نیوزی لینڈ میں قائم کیا گیا تھا۔

O ایک صحافی نے جائے واردات پر پہنچ کر تفتیشی افسر سے پوچھا' کیا آپ کو ملزمان کے بارے میں کوئی کامیابی حاصل ہوئی ہے؟

جی ہاں افسر نے کہا ہمیں سب معلوم ہو گیا ہے چند نامعلوم افراد اسلحہ لے کر ایک نامعلوم کار میں یہاں آئے اور ڈکیتی کرنے کے بعد نامعلوم مقام کی طرف فرار ہو گئے۔

چوکڑی مار کر بیٹھنے سے جوڑوں کا درد شروع ہو سکتا ہے

بیٹھنے کے مختلف طریقوں کے درمیان توازن برقرار نہ رکھنے سے لاحق ہونے والے امراض پر عالمی سروے

کرسی یا صوفے پر لمبے عرصے تک بیٹھ کر کام کرنا کولہوں میں درد کا موجب بنتا ہے

بیٹھنے کے مختلف طریقوں کے درمیان توازن برقرار نہ رکھا جائے تو اذیت ناک امراض لاحق ہو سکتے ہیں ایک بھارتی اخبار کی رپورٹ کے مطابق ایک عالمی سروے کے دوران انکشاف ہوا ہے کہ یورپ میں کولہے اور کمر کا درد عام ہے جبکہ برصغیر میں لوگ گھٹنے اور جوڑوں کے درد کا زیادہ شکار ہوتے ہیں دونوں خطوں میں بیٹھنے کے طریقوں میں فرق اس کی بنیادی وجہ سے ہے' برصغیر میں لوگ خصوصاً دیہاتوں میں آلتی پالتی مار کر یا اکڑوں بیٹھتے ہیں یہ طریقہ کولہے کی ہڈیوں کے لئے مفید ہے لیکن گھٹنے کے جوڑوں کے زیادہ رگڑ کھاتے رہنے کی وجہ سے وہاں کی ہڈیاں گھس جاتی ہیں اور پھر درد ہوتا ہے۔ یورپ میں لوگوں کی اکثریت بچ' کرسی یا صوفوں پر بیٹھ کر کام کرنے کی عادی ہے جس کی وجہ سے خاصے لمبے عرصے بعد کولہوں میں درد شروع ہو جاتا ہے' ایک سروے کے مطابق لندن میں 60 برس سے زیادہ عمر کے 40 فیصد سے زیادہ لوگ کولہوں کی تکلیف میں مبتلا ہیں جبکہ بھارت میں جوڑوں کی مختلف تکالیف میں مبتلا ہو کر ڈاکٹروں کے پاس آنے والوں کی اکثریت گھٹنوں کے درد میں مبتلا ہوتی ہے اور صرف 5 فیصد کے قریب لوگ کولہے کی تکلیف کا شکار ہوتے ہیں رپورٹ کے مطابق کولہے کی نسبت گھٹنوں کی تکلیف کم سنگین ہے کیونکہ اس کے شکار مریض بدترین حالت میں بھی لاٹھی بیساکھی کے سہارے چل پھر سکتے ہیں لیکن کولہے کی تکلیف کی سنگین حالت میں مریض کو اپاہج اور معذوروں جیسی زندگی گذارنی پڑتی ہے۔

بقیہ صفحہ 4

کلمات اور کچھ عربی عبارات لکھنے کے لئے بھجوایا جاتا ہے۔ ملک کے اکثر حصے دیکھ چکا ہوں۔ ان چھٹیوں میں دو جگہ گیا تھا اور آئندہ چند ایام میں دو اور جگہ جانا ہے۔ آج کل قریب کے ایک مقام پر امیر صاحب کی ہدایت پر اردو کلاس شروع کی ہے اور قرآن کریم بھی پڑھانے کی توفیق مل جاتی ہے۔

شروع میں جب یہاں آرہے تھے یا آئے تھے تو بڑا خوف تھا اس لحاظ سے کہ میں کمزور اور نااہل ہوں کیسے چلاؤں گا کیا ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے بہت فضل ہے۔ آہستہ آہستہ خود بخود کام آسان ہوتا جاتا ہے۔ اور بھی کام اور ذمہ داریاں سکول کے اندر ملتی رہتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ جیسے گنہگار اور نالائق پر بڑے فضل کئے ہیں۔ کچھ دن قبل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور انتظام سے مجھے ایک کمپیوٹر Computer بھی ملا ہے۔ پاکستان سے ہی کچھ تو مجھے کام کرنا آتا تھا باقی یہاں ہیڈ ماسٹر صاحب کے ذاتی کمپیوٹر سے کام کرتا رہا (نوٹس وغیرہ اور سکول کے کام وغیرہ) اور اب اللہ نے مجھے یہاں میری رہائش میں ایک دے دیا ہے

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

تائیوان کی کوشش ناکام بنادی

پاکستان نے عالمی صحت تنظیم میں تائیوان کی شمولیت کو ناکام بنادیا۔ پاکستان کے وزیر صحت عبدالمالک کاسی نے تائیوان کو رکنیت دینے کی مخالفت کرتے ہوئے کہاکہ چین کی حکومت قانونی طور پر پورے ملک کی نمائندگی کا حق رکھتی ہے۔ اقوام متحدہ میں خودمختار ریاستوں اور ممالک کو نمائندگی حاصل ہے۔ ان کے مختلف حصوں کو نہیں۔ اس لئے تائیوان نہ تو اقوام متحدہ میں شمولیت کر سکتا ہے اور نہ ہی ورلڈ ہیلتھ اسمبلی میں۔ پاکستانی نمائندے کے خطاب کے بعد تائیوان کو شرکت کی دعوت کے مطالبے کو مسترد کردیا گیا۔

سونیا احتجاجی جلوس لیکر پہنچ گئیں

بھارت کی اپوزیشن کی قائد مسز سونیا گاندھی ایک احتجاجی جلوس لے کر واجپائی کی رہائش گاہ پر پہنچ گئیں اور کہاکہ کھاد اور گندم پر دی جانے والی سبسڈی میں کمی کا فیصلہ نہ لیا گیا تو ملک گیر مظاہرے ہونگے۔ واجپائی کو دھمکی کی یادداشت بھی پیش کی گئی۔ ان سے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت خواب غفلت سے بیدار ہو جائے۔

افغان ٹرانزٹ ٹریڈ کا مسئلہ

بی بی سی نے اپنے تبصرے میں سوال کیا ہے کہ افغان ٹرانزٹ ٹریڈ کی آڑ میں ویڈیو کیسٹیں اور میک اپ کا سامان کون منگوا رہا ہے۔ افغانستان میں تو موسیقی اور فلم بینی کو خلاف اسلام سمجھا جاتا ہے اور خواتین بھی پردے کی سختی سے پابند ہیں۔ طالبان تو کلین شیو شہری کو برداشت نہیں کرتے مگر 50 ملین روپے کے سیفٹی ریزر اور بلیڈ منگوائے گئے ہیں۔ درحقیقت پاکستان کے تاجر افغانستان کے تاجروں کے توسط سے یہ ساری چیزیں پاکستان کے لئے منگواتے ہیں۔ سی بی آر افغان ٹریڈ کی فہرست سے 41-اشیاء نکلوانا چاہتا ہے یہ اس ٹریڈ کا 5C فیصد حصہ ہیں۔

ایتھوپیا نے اریٹریا کا شہر تباہ کردیا

ایتھوپیا اور اریٹریا کے درمیان جاری جنگ میں ایتھوپیا نے اریٹریا کے ایک شہر ثمبا کو بالکل تباہ کردیا۔ شہر میں ہر طرف لاشیں بکھری ہیں۔ لڑائی میں شدت آگئی ہے اریٹریا نے ایتھوپیا کے دو طیارے بھی تباہ کردیئے ہیں۔ دونوں ملکوں کے درمیان جنگ میں ہزاروں افراد ہلاک ہوچکے ہیں۔

ایران کے سابق صدر کی سخت جدوجہد

ایران کے سابق صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی کو اصلاح پسند اکثریت والی پارلیمنٹ میں رکنیت حاصل کرنے کیلئے سخت جدوجہد کرنی پڑ رہی ہے۔ ان کو رائے شماری کے دوسرے مرحلے سے گذرنا پڑے گا۔ اس سے پہلے وہ پہلی رائے شماری مین اپنے حلقے سے مطلوبہ ووٹ حاصل نہیں کرسکے تھے۔

چین میں پولیس اور مزدوروں میں تصادم

چین میں پولیس اور مزدوروں کے درمیان تصادم سے سینکڑوں افراد زخمی ہوگئے۔ شمالی چین میں لوہے کی صنعت سے 5 ہزار مزدور اپنی رکی ہوئی تنخواہوں اور مراعات کی بحالی کیلئے مارچ کررہے تھے۔ 9 سو پولیس اہلکاروں نے جلوس منتشر کرنے کیلئے سختی کی جس سے مظاہرین مشتعل ہوگئے۔ مزدوروں نے پولیس پر پتھراؤ شروع کردیا۔ جواب میں سیکیورٹی اہلکاروں نے زبردست لاٹھی چارج کر دیا۔ متعدد مزدور گرفتار کرلئے گئے۔ مزدوروں نے اپنے حقوق کے حصول اور پولیس کی کارروائی کے خلاف عدالت میں جانے کا اعلان کردیا ہے۔

تین دیہات دینے کا عمل ملتوی

اسرائیل نے فلسطین کو تین دیہات منتقل کرنے کا عمل روک دیا ہے۔ مقبوضہ علاقوں میں جھڑپوں سے قیام امن کے عمل میں تاخیر اور فلسطینیوں کو مایوسی ہوگی۔ اسرائیل کے وزیراعظم ایہود بارک نے صدر یاسر عرفات کو فون کرکے کہاہے کہ آئندہ پرتشدد واقعات کا اعادہ نہیں ہونا چاہئے۔ پرتشدد واقعات کے پیش نظر مقبوضہ علاقوں میں سکول بند کردیئے گئے ہیں۔ اسرائیلی سیکیورٹی فورسز چوکس ہوچکی ہیں۔

روسی فوجیوں کے کردار کی گراوٹ

روسی فوجی اپنے ساتھیوں کو چیچن مجاہدین کے ہاتھوں فروخت کرنے لگ گئے ہیں۔ روس میں ایسے متعدد کیس سامنے آئے لیکن ماسکو حکومت انہیں راز میں رکھتی رہی ہے۔ تاہم حال ہی میں دو روسی فوجیوں کو اپنے ساتھی چیچن مجاہدین کے ہاتھ فروخت کرنے کے جرم میں قید کی سزا دی گئی۔ روسی فوجی نے بہانے سے اپنے ساتھیوں کو بیرک سے باہر بھیجا جہاں چیچن مجاہدین گھات لگائے بیٹھے تھے۔ مجاہدین انہیں اپنے ساتھ پکڑ کر چیچنیا لے گئے جہاں ان سے بیگار لیتے رہے۔

رپورٹ زیارت مرکز واقفین نو گولیکی ضلع گجرات

○ مورخہ 9-اپریل 2000ء کو گولیکی ضلع گجرات سے 19 افراد پر مشتمل ایک وفد زیارت مرکز کے لئے ربوہ پہنچا جس میں 10 واقفین نو اور 9 والدین شامل تھے۔ دوران قیام وفد کے اراکین نے ربوہ کے قابل دید مقامات کو دیکھا۔ وکالت وقف نو کی طرف سے بچوں کو غبارے اور پنسلوں کا تحفہ پیش کیا گیا

آسٹریلیا میں اعلیٰ تعلیم کے سلسلہ میں رہنمائی

(مرسلہ:- نظارت تعلیم- صدر انجمن احمدیہ- ربوہ)

پاکستان سے چار سالہ بیچلرز یا دو سالہ بیچلرز کے بعد دو سالہ ماسٹرز مکمل کرنے کے بعد آسٹریلیا میں مندرجہ ذیل ڈگری پروگرام میں داخلہ حاصل کیا جاسکتا ہے؟

1- ماسٹرز (کورس ورک)

2- ماسٹرز (ریسرچ ورک)

3- Ph.D (ریسرچ ورک)

1- ماسٹرز (کورس ورک) پروگرام کئی مضامین میں آفر کیا جاتا ہے اور اس پروگرام کا دورانیہ ایک سے دو سال پر محیط ہوتا ہے۔ اس پروگرام کا آخری حصہ Thesis پر مشتمل ہوتا ہے جو کل کورس ورک پروگرام کا زیادہ سے زیادہ 50 فی صد حصہ ہوتا ہے۔ داخلہ کی بنیادی شرط میں متعلقہ مضمون میں پاکستان سے چار سالہ بیچلرز یا ماسٹرز ہونا ضروری ہے۔ بعض کورسز میں داخلہ سے قبل پیشہ ورانہ تجربہ ہونا بھی ضروری ہے۔ اس کے بارے میں مکمل تفصیل ہر یونیورسٹی کے پراسپکٹس سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

2- ماسٹرز (ریسرچ) کا اکثر حصہ تحقیق پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کا دورانیہ عام طور پر دو سال ہوتا ہے اور یہ تحقیق کسی سپروائزر کے زیر نگرانی کرنی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ بعض کورسز کی تعلیم بھی حاصل کرنا ہوتی ہے اور امتحانات بھی کلیئر کرنا اس ماسٹرز (ریسرچ) کے پروگرام میں شامل ہوتا ہے۔

داخلہ کی شرائط میں کم ازکم چار سالہ بیچلرز یا ماسٹرز ہونا لازمی ہوتا ہے۔ نیز اس پروگرام میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے ریسرچ ڈگری کمیٹی کے معیار پر پورا اترنا ہوتا ہے۔ جس کا بنیادی تعلق اس بات کے ساتھ ہوتا ہے کہ طالب علم نے کس معیار کی تحقیق کی ہوئی ہے اور چھپی ہوئی شکل میں ادارہ کو ارسال کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ کمیٹی کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ اگر کوئی طالب علم اس معیار پر نہ پورا اترے تو اس کو Probationary پیریڈ میں رکھا جاتا ہے اور ایک سال کے اندر مزید تعلیم حاصل کرنے کے بارے میں ادارہ طالب علم کو مطلع کر دیتا ہے۔

3- Ph.D (ریسرچ) میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ درخواست دہندہ جس مضمون کے حصہ کو تحقیق کا موضوع بنانا چاہتا ہو اس کی تھیوری اور عملی طریقہ کار کو تفصیل سے بیان کرسکے اور اس سے متعلق پہلے بھی تحقیق کا کام کیا ہو جو چھپی ہوئی صورت میں موجود ہو۔ Ph.D کا دورانیہ عام طور پر تین سال ہوتا ہے اور بعض استثنائی حالات میں کمیٹی کی اجازت سے وقت بڑھایا بھی جاسکتا ہے۔ تعلیمی قابلیت میں متعلقہ مضمون میں ماسٹرز ہونے کے علاوہ ریسرچ ورک (چھپی ہوئی شکل میں) ہونا لازمی ہے۔ وہ تمام طلبہ جو پاکستان سے آسٹریلیا اعلیٰ تعلیم کی غرض سے جانے کے خواہش مند ہوں ان کو Toefl (کم ازکم 550 نمبروں کے ساتھ) کلیئر کرنا یا برٹش کونسل کا امتحان Ielts (کم ازکم 6.0 سکور کے ساتھ) کلیئر کرنا لازمی ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ دو یا تین Recommendation کے خطوط بھی درخواست کے ساتھ لف کرنا ضروری ہوتے ہیں جن کی زیر ہدایات یا تو درخواست دہندہ نے علمی تحقیق کا کام مکمل کیا ہو یا پیشہ وارانہ ذمہ داریاں ادا کی ہوں۔

آسٹریلیا میں اکثر پروگرام کا آغاز فروری کے سمیسٹر سے ہوجاتا ہے جبکہ بعض پروگرام جولائی میں بھی شروع ہوتے ہیں۔ درخواست دہندہ کی درخواست سمیسٹر کے آغاز سے تین ماہ قبل مکمل ہو کر یونیورسٹی میں ضرور پہنچ جانی چاہئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم رانا لطف الرحمان خالد صاحب دارالنصر غربی ربوہ گذشتہ چند روز سے گردوں کی تکلیف کے باعث فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ بیماری شدت اختیار کر رہی ہے۔ موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم شریف احمد صاحب صدر حلقہ مصری شاہ لاہور موٹر سائیکل پر جارہے تھے۔ کہ ایک ویگن کے ساتھ ایکسیڈنٹ ہوگیا۔ جس کی وجہ سے کچھ چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد اقبال گورایہ صاحب لاہور کے سسر مکرم فتح محمد صاحب شاہد بیمار ہیں اور نیم بے ہوشی میں ہیں۔

○ مکرم رانا محمد اعجاز صاحب سابق صدر ناصر آباد ربوہ کمزوری کی وجہ سے نیم بے ہوشی کی حالت میں ہیں۔

○ مکرم چوہدری سردار محمد صاحب سبزہ زار لاہور کی اہلیہ صاحبہ کا سروسز ہسپتال میں آپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم چوہدری سردار محمد صاحب سبزہ زار لاہور کی اہلیہ محترمہ قمر النساء صاحبہ سروسز ہسپتال میں داخل ہیں اور ریڑھ کی ہڈی کا آپریشن ہونا ہے۔

احباب جماعت سے ان سب کی جلد شفایابی کی دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 17 مئی۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 40 درجے سنٹی گریڈ
جمعرات 18- مئی- غروب آفتاب- 7-02
جمعہ 19- مئی- طلوع فجر- 3-32
جمعہ 19- مئی- طلوع آفتاب- 5-07

قانون توہین رسالت کا پرانا طریق بحال

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے قانون توہین رسالت کے نفاذ کا پرانا طریق بحال کر دیا ہے۔ اس قانون کے تحت مقدمے کا اندراج ایس ایچ او کرتا ہے۔ ترکمانستان کے دورے سے واپسی پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے جنرل پرویز مشرف نے کہا کہ چونکہ یہ علماء اور عام لوگوں کا مطالبہ ہے اس لئے طریق کار کو تبدیل نہیں کیا جائے گا اب پہلے کی طرح کارروائی ہوگی ڈپٹی کمشنر کارروائی نہیں کرے گا۔

ہڑتال کا اعلان اٹل ہے

جمعیت علمائے پاکستان نے واضح کیا ہے کہ ملی یکجہتی کونسل اور دینی جماعتوں کی طرف سے ہڑتال کا اعلان اٹل ہے۔ جب تک جنرل پرویز مشرف خود واضح اعلان نہیں کرتے ہڑتال ہوگی۔

سیلز ٹیکس عملے نے تاجر کو ہلاک کردیا

فیصل آباد میں سیلز ٹیکس کے عملے نے وصولی کیلئے گرفتار کئے معروف تاجر کو تشدد کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ جبکہ تین دوسرے تاجروں کو شدید زخمی کر دیا۔ فیصل آباد میں اس واقعے کے خلاف مکمل ہڑتال کی گئی اور تاجروں نے زبردست مظاہرے کئے۔ تفصیلات کے مطابق یوروٹیکس انٹرنیشنل کے مالک ندیم اختر عمر 40 سال کے ذمے ساڑھے سولہ لاکھ کا سیلز ٹیکس واجب الادا تھا۔ ہفتہ کے روز سیلز ٹیکس کے عملے نے گرفتار کیا اور تھانہ سول لائنز میں بند کر دیا۔ بعد میں اسے چیئرمین ہاؤس لے گئے۔ عملے نے تفتیش کے نام پر تاجر کو زبردست تشدد کا نشانہ بنایا۔ بعد ازاں زنجیروں اور ہتھکڑیوں سے جکڑی لاش کو لیٹرین میں پھینک دیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس نے سیلز ٹیکس کلیکٹوریٹ کو گھیر لیا۔ افسروں اور عملے کو حراست میں لے لیا گیا۔ سیلز ٹیکس کے عملے نے موقف اختیار کیا ہے کہ ندیم اختر کو جب کروڑوں کے واجبات سے متعلق کھاتے دکھائے تو اسکی حالت غیر ہوگئی اور اس نے باتھ روم جا کر خودکشی کر لی۔

نماز جنازہ میں کم تعداد

سیلز ٹیکس عملے کی حراست میں قتل ہونے والے تاجر کے جنازے پر تاجروں کی بہت تھوڑی تعداد شامل ہوئی۔ زیادہ تر تاجر و صنعتکار گرفتاری کے خوف سے نماز جنازہ میں شریک نہیں ہوئے۔

8- اہلکاروں کے خلاف مقدمہ

تاجروں کے اصرار پر ایس ایس پی کے حکم پر سول لائن پولیس نے کلکٹر سیلز ٹیکس لطف اللہ ورک اور ایڈیشنل ڈائریکٹر محمد سعید سمیت ٹیکس محکمے کے 8- اہلکاروں کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کر لیا۔

کوئی ہم پر انگلی نہیں اٹھا سکتا

وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے کہا ہے کہ حکومت پر تنقید بلاجواز ہے کوئی ہم پر انگلی نہیں اٹھا سکتا۔ ہم نے ہمیشہ نہیں رہنا۔ مخلص ہو کر کام کر رہے ہیں۔ حکومت کے اقدامات سے ملک کا وقار بحال ہوا۔ ڈیڑھ لاکھ فوجی جوان جعلی ووٹوں کی روک تھام اور نئی ووٹر لسٹوں کی تیاری کے لئے گھر گھر جائیں گے۔ 1997ء میں پرانی ووٹر لسٹوں پر جو انتخابات ہوئے عوام نے ابھی تک ان پر یقین نہیں کیا۔

ایڈووکیٹ جنرل کے خلاف ریفرنس

کراچی پولیس نے ایڈووکیٹ جنرل سندھ راجہ قریشی کے خلاف فنڈز میں خوردبرد کرنے کے الزام میں ریفرنس دائر کر دیا ہے۔ سپیشل جج اینٹی کرپشن نے سوال کیا کہ کیا حکومت اپنے ایڈووکیٹ جنرل کو ملزم یا گواہ کے طور پر لائے گی۔ ریفرنس نیب کو ارسال کر دیا گیا ہے۔

چار ماہ میں 34 خود کشیاں

لاہور میں 4 ماہ کے دوران 34- افراد نے خودکشی کر لی۔ اسکی وجوہات میں گھریلو ناچاقی' بیروزگاری' ذہنی تناؤ اور ڈیپریشن شامل ہیں۔

دفاعی اخراجات میں اضافہ

حکومت نے نئے مالی سال میں دفاعی اخراجات میں 7 سے 11 فیصد اضافے کی تجویز دی ہے۔

پتہ نہیں ہم کہاں کھڑے ہیں

گورنر سندھ ائرمارشل (ر) داؤد پوتہ نے کہا ہے کہ کئی مارشل لاء دیکھ لئے' پتہ نہیں ہم کہاں کھڑے ہیں۔ ہمارے مقابلے میں بھارت کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے۔ ان کی نیوی جہاں چاہے پہنچ سکتی ہے۔ بھارت 5-10 سال میں سلامتی کونسل کا رکن بن جائے گا۔ اور ہم ابھی تک اپنے مقام کا تعین ہی نہیں کر پائے۔

جنوبی کوریا نے قرضہ ری شیڈول کردیا

جنوبی کوریا نے پاکستان کا سولہ ملین ڈالر کا قرضہ ری شیڈول کر دیا ہے۔ اب آئندہ تیس سالوں میں اس قرضہ کی ادائیگی پر حکومت دو فیصد سالانہ سود ادا کرے گی۔

قومی حکومت نہیں بنے گی

سرکاری ترجمان نے کہا ہے کہ قومی حکومت نہیں بنائی جائے گی۔ سپریم کورٹ کے فیصلے کے مطابق موثر اور جائز حکومت کی موجودگی میں قومی حکومت بنانے کا مطالبہ بے بنیاد ہے۔

حکومتی امداد کا سراغ نہیں ملتا

امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ قحط زدہ علاقوں میں حکومتی امداد کا کہیں سراغ نہیں ملتا۔ ٹی وی پر حکومتی امداد کی فلمیں حقیقت کے برعکس ہیں۔

پرویز رشید نے مسلم لیگ چھوڑ دی

مسلم لیگ کے سابق سینیٹر اور پی ٹی وی کے سابق چیئرمین اور لاہور مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل پرویز رشید نے مسلم لیگ کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ سیاست کی وجہ سے میرا کاروبار تباہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے لاہور مسلم لیگ کے صدر اختر رسول کو اپنا استعفیٰ بھجوا دیا۔

اوکاڑہ میں دو ڈاکو مارے گئے

اوکاڑہ میں تین موٹر سائیکل سوار ڈاکوؤں کا پولیس سے مقابلہ ہو گیا دو مارے گئے۔ ڈاکو ایک تاجر سے 75 ہزار روپیہ چھین کر بھاگے۔ گشتی پولیس نے تعاقب کیا اور چک بلی مار حویلی لکھا کے قریب جا لیا۔

جنرل مشرف گولی چلاسکتے ہیں حکومت نہیں

بیگم کلثوم نواز شریف نے کہا ہے کہ جنرل مشرف گولی چلا سکتے ہیں حکومت نہیں چلا سکتے۔ انہوں نے کہا کہ فوج کو ایک جرنیل کی خواہشات کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیں گے۔ میرا قافلہ روکنے سے ظاہر ہو گیا ہے کہ حکومت ایک عورت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ کارکن متحد ہو جائیں تو حکومت گرانے میں صرف دو گھنٹے لگیں گے۔

اگر وزیراعظم ہوتی

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگر میں وزیراعظم ہوتی تو کبھی ایٹمی دھماکے نہ کرتی۔ موقع ملے تو پاکستان سے سیاسی اور معاشی کرپشن کا خاتمہ کر سکتی ہوں۔

مزید اضافوں کے فیصلے

گاڑیوں اور جائیداد کی رجسٹریشن کی فیس' اور سٹیمپ ڈیوٹیوں میں اضافے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ سٹیمپ پیپر کی قیمتوں میں 50 فیصد تک اضافہ کیا جا رہا ہے۔ موٹر رجسٹریشن فیس میں 5 فیصد اور کمرشل گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس 15 فیصد بڑھائی جا رہی ہے۔

نمائندہ روزنامہ الفضل
شعبہ اشتہارات کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" ربوہ شعبہ اشتہارات اپنے دورہ کے دوران بھمبر۔ میرپور کوٹلی آزاد کشمیر۔ جہلم۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ مردان۔ نوشہرہ۔ پشاور (صوبہ سرحد) تشریف لا رہے ہیں۔ احباب جماعت احمدیہ اور عہدیداران جماعت احمدیہ سے خصوصی طور پر تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

پلاٹ برائے فروخت
پلاٹ برقبہ 1 کنال دارالرحمت وسطی
متصل بیت خضر سلطانہ۔
رابطہ : فون 212251 - 212286

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
☎ 211158 (گلی کے اندر ہے)

"لاعلاج" امراض کا امکانی علاج
ہومیوپیتھی کا جدید ترین استعمال
ٹریننگ / علاج کے لئے
ہومیوڈاکٹر پروفیسر سجاد۔ علوم شرقی ربوہ ☎ 212694

چائنیز سموسے' چائنیز برگر' شامی کباب' فرائڈ چکن'
اٹالین آئس کریم' ملکوٹک' ٹھنڈے دودھ کی بوتلیں
صبا فاسٹ فوڈ
ریلوے روڈ ربوہ
فون 211638

داخلہ جاری ہے — ربوہ میں پروفیشنل ٹریننگ کا بانی قابل اعتماد ادارہ — داخلہ جاری ہے
انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس
طالبات کیلئے مخصوص وقت 5 تا 7 بجے شام
شارٹ کورسز' لانگ کورسز' ڈپلومہ کورسز' ہارڈویئر مکمل کورس' نیز ہر ملک کی ضرورت کے عین مطابق تیار کردہ سوفٹ ویئر پیکجز سکھانے والا واحد ادارہ
رابطہ: ریلوے روڈ بالمقابل گلی یوٹیلٹی سٹور دارالرحمت شرقی ربوہ فون (343)

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61